بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال کا جواب

ایرانی ایٹمی سائنس دان فخری زادہ کا قتل

سوال 6: دسمبر 2020 کو فرانس-24 نے ایران پاسداران انقلاب کے نائب سربراہ بریگیڈیر جنرل علی فدوی کا بیان نشر کیا کہ، "محسن فخری کو ایک مشین گن کی تیرہ گولیوں کے ذریعے قتل کیا گیا جس نے زادے کی شکل کو ایک جدید کیمرے اور آرٹی فیشل انٹیلی جنس کی مدد سے نشانہ بنایا"۔ اس سے قبل 2 دسمبر 2020 کو گارڈین کونسل، جو ایرانی شوری کونسل (پارلیمنٹ) کے کام کی نگرانی کرتی ہے، نے یورینیم کی افزودگی میں 20 فیصد اضافے کے قانون کی منظوری دی تھی اور پھر محسن فخری کے قتل کا واقعہ ہوا۔۔اسی قانون کی وجہ سے صدر حسن روحانی کی حکومت، جو کہ اس کو "نقصان دہ" کہہ کر اس کی مخالفت کر رہی تھی، اور پارلیمنٹ کے درمیان تنازع شروع ہوا۔ پارلیمنٹ نے نوشقوں کے ساتھ اس قانون کو منظور کیا تھا! ایران میں مسلمانوں کے ایک اہم ترین ایٹمی سائنسدان کے قتل کے بعد انتقامی اقدامات کی بجائے باہمی اختلافات کیسے پیدا ہوگئے ہیں، خاص طور پر جب ایران نے خود کہا کہ اس قتل کے پیچھے یہود کی ریاست ہے؟ کیا یہ اختلاف ایٹمی سائنسدان کے قتل کے معاملے کو دبانے کے لیے ہے جیسا کہ قاسم سلیمانی کے قتل کے معاملے کو ایرانی حکومت نے دبا دیا تھا؟

جواب: جواب کو واضح کرنے کے لیے ہم مندرجہ ذیل امور کی وضاحت کریں گے:

اول: جمعہ 27 نومبر 2020 کو ایرانی وزارت دفاع کے عہدہ دار اور ایٹمی سائنسدان محسن فخری زادہ کو جس جگہ اور جس طریقے سے قتل کیا گیا یہ ایرانی حکومت کے لیے بڑا چیلنج ہے۔ یہ قتل جنوری 2020 میں القدس فورس کے کمانڈر قاسم سلیمانی کے قتل سے کم اہم نہیں، کیونکہ سفارتکاروں کے رپورٹس میں ان کو "ایرانی ایٹم بم کا باپ کہا گیا ہے" (بی بی سی 27/11/2020)۔ یہ ایران کے ایٹمی اور میزائل پروگرام کے حوالے سے مرکزی شخصیت تھے اور ان کے قتل کا یہ واقعہ ایران کے اندر بلکہ دارالحکومت تہران کے قریب ہوا، سلیمانی کے قتل کی طرح عراق میں نہیں ہوا، اور قتل کا طریقہ کار جس میں بارود سے بھر گاڑی اور خودکار اسلحہ (مشین گن) استعمال کی گئی، یہ بھی ہر لحاظ سے ایران کے لیے بڑا چیلنج ہے۔ اگرچہ ایرانی ایٹمی سائنسدانوں کا قتل کا سلسلہ کبھی نہیں رکا اور ایرانی ریاست ہمیشہ یہودی ریاست پر الزام لگا کر اس کو مناسب وقت اور مناسب جگہ جواب دینے کی دھمکی دیتی رہتی ہے مگر حسب عادت کبھی جواب نہیں دیا تاہم موجودہ بین الاقوامی صورتحال، جس میں قتل کا یہ واقعہ ہوا، مختلف ہے خاص کر امریکی انتخابات کے نتائج سے پیدا ہونے والی صورتحال میں جب امریکہ اندرونی طور پر تقسیم ہے اور شش و پنج میں مبتلا ہے۔

دوئم: قتل کے اس واقع کا الزام ایران نے یہود کی ریاست پر لگانے میں جلد بازی سے کام لیا، یہ ممکن تھا کہ اس کو یہود کی جانب سے ایرانی ایٹمی اور میزائل صلاحیتوں کو کم کرنے کی کوششوں کا حصہ کہا جاتا۔ اسی طرح یہودی وجود کے لیے بھی ممکنہ انتقامی کاروائی سے بچنے کے لیے چھپنا اور حسب عادت تردید ممکن تھی، مگر اس بار اُس نے ایسا نہیں کیا، بلکہ ایسے اشاروں سے، جو اعتراف کے قریب ہیں، یہ بتایا کہ اس نے ہی یہ قتل کیا ہے، اور ایسا کرنا ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے گرین سگنل کے بغیر ممکن نہیں تھا۔ یقیناً ٹرمپ انتظامیہ کم از کم یہودی وجود کی جانب سے اس قتل پر مطمئن تھی! اس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ ٹرمپ نے قتل کے اس واردات کی خبر کو ٹویٹ کیا اور فخری زادہ کے قتل کے بارے میں "نیویارک ٹائمز" کی رپورٹ کو ٹویٹ کیا۔ اسی طرح ٹرمپ نے اسرائیلی صحافی یوسی میلمن کی فخری کے قتل کے بارے میں ٹویٹ کو ری ٹویٹ کیا جس میں اس نے کہا کہ یہ سائنسدان ایران کے خفیہ عسکری ایٹمی پروگرام کے سربراہ تھے اور یہ سالہا سال سے اسرائیلی انٹیلی جنس ایجنسی موساد کو مطلوب تھے اور اس کا قتل نفسیاتی اور پیشہ ورانہ لحاظ سے ایران پر کاری ضرب ہے۔۔۔(آرٹی 27/11/2020) گویا کہ یہ ایران کو چیلنج کر رہا تھا کہ کوئی انتقامی کارروائی کر کے دیکھاؤ!

2۔الجزیرہ ٹی وی نے 28 نومبر 2020 کو اپنی ویب سائٹ پر یہودی وجود کے وزیر اعظم نیتن یاہو کے اسارے کا ذکر کیا جس میں وہ خلاف عادت اسرائیل کے اس قتل کے ذمہ دار ہونے کا اعتراف کر رہا ہے۔"اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو نے ایک ریکارڈ شدہ کلپ جاری کی جس میں انہوں نے غیر معمولی طور پر ان کامیابیوں کا جائزہ لیا جو انہوں نے گذشتہ ہفتہ کے دوران حاصل کی تھیں کہ یہ حیرت انگیز تھا کہ نیتن یاہو نے کا آغاز یہ کہہ کر کیا کہ وہ اپنی تمام کامیابیوں کا نہیں بلکہ کچھ کامیابیوں کا جائزہ لیں گے کیونکہ وہ ایسا (سب کا ذکر) نہیں "۔یعنی یہودی وجود نے تردید نہیں کی اور نہ ہی چھپا بلکہ اشاروں کنایوں سے ذمہ داری کا اعتراف کیا۔اسی طرح دنیا بھر میں اُس نے اپنے سفارتخانوں میں ہائی الرٹ کا اعلان کر دیا۔

3۔دھمکی کے طور پر امریکہ نے 27 نومبر 2020 کو، یعنی خاہرادے کے قتل کے دن، اعلان کیا کہ امریکی ایئر کارفٹ کیریئر "یو ایس ایس نیمیٹز" کو دیگر جنگی جہازوں کے ساتھ خلیج روانہ کرے گا۔۔۔قتل سے کچھ دیر پہلے بی 52 بمبار طیارے خلیج روانہ کیے گئے۔قتل کے انجام پانے کے بعد ٹرمپ نے سخت جواب دینے کی دھمکی دی،"واشنگٹن پوسٹ نے امریکی عہدہ داروں کے حوالے سے خبر دی کہ صدر ٹرمپ نے عراق میں کسی امریکی کے قتل کی صورت میں سخت اور 'بھر پور' جواب دینے کی دھمکی دی ہے۔اس دھمکی کا ذکر واشنگٹن پوسٹ نے جمعہ کے دن تہران کے قریب ایرانی ایٹمی سائنسدان محسن فخری زادہ کے قتل کے بعد کیا"(الحرۃ 28/11/2020)۔

سوم:اس کا یہ مطلب ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ اور یہودی وجود یہ جانتے ہیں کہ امریکہ میں انتقالِ اقتدار کے دنوں میں ایران ہر گز کوئی بھر پور جوابی کارروائی نہیں کرے گا خاص کر جبکہ ایران یہ امید کر رہا ہے کہ منتخب امریکی صدر بائیڈن اس کے لیے کچھ نیا لائے گا! یاد رہے کہ ٹرمپ اور بائیڈن میں اختلاف صرف اسلوب کا ہے ورنہ دونوں کے لیے امریکی مفادات ان کے ایجنٹوں اور اس کے مدار میں گردش کرنے والے تمام پیروکاروں سے مقدم ہے، جو اس بات پر غور کرے وہی اس کو اچھی طرح سمجھے گا۔۔۔یوں ایرانی حکومت جواب دینے کے حوالے سے ٹرد اور پس و پیش سے کام لے رہی ہے اور عسکری جواب، جو کہ عوام کا مطالبہ ہے، سے رائے عامہ کی توجہ ہٹانے کے لیے دوسرے مسائل پر توجہ دے رہی ہے:

1۔ایران ایٹمی اور میزائل پروگرام کے اہم عہدہ دار کے قتل پر قتل کا ارتکاب کرنے والے یہودی وجود کو جاننے کے باوجود اس قتل کو ایران میں "افراتفری" پھیلانے کے لیے ایک جال کہہ رہا ہے۔ایرانی صدر روحانی نے کہا کہ اس منصوبہ ساز کے پس پردہ ٹرمپ ہے "وہ یہاں ادسار پھیلانا چاہتے ہیں مگر ان کو سمجھنا چاہیے کہ ہم نے ان کے کھیل کا پردہ فاش کیا وہ اپنے خبیث اہداف کو حاصل نہیں کر پائیں گے"۔۔۔ایران جانتا ہے کہ کون اس کو تاڑ رہا ہے، وہ پہلے بھی اس کے سائنسدانوں کے قتل کے ذریعے اس کو مار رہا، سام اور عراق میں اس کے فوجیوں کو قتل کر رہا ہے، اور اس کے باوجود ایران جواب نہ دینے اور جال میں نہ پھنسنے کی بات کر رہا ہے۔۔۔وہ امریکہ میں بائیڈن کے صدر بننے کا انتظار کر رہا ہے! یہ ہے ایران جو ہمیشہ "شیطان بزرگ" کا واویلا کرتا ہے اور "مرگ بر امریکہ مرگ بر اسرائیل" کے نعرے لگاتا ہے۔ٹرمپ انتظامیہ نے امریکہ اور ایران کی دشمنی کا بادہ پھوڑ دیا جب اس نے پاسداران انقلاب کے القدس بریگیڈ کے قائد قاسم سلیمانی کو 2020 کے اوائل میں عراق میں قتل کیا اور پھر ایران سے رائے لیے بغیر ہی کاظمی کو عراق کا وزیر اعظم بنایا، اور یہ سب کچھ کرتے ہوئے امریکہ نے ایران کی جانب سے عراق اور سام میں امریکی مفادات کے حصول کے لیے خدمات کو نظر انداز کر دیا۔۔۔!

2۔دوسرا معاملہ جس پر ایران عسکری جواب سے توجہ ہٹانے کے لیے توجہ مرکوز کر رہا ہے وہ یورینیم کی افزودگی میں 20 فیصد اضافے کا معاملہ ہے، جیسا کہ ایٹمی معاہدے سے پہلے بھی صورتحال تھی، اور اس معاہدے میں اس کو افزودگی کم کر کے 3.67 فیصد تک لانے کا پابند کیا گیا تھا۔یہ اضافہ ہونا چاہیے مگر یہ عسکری جواب سے توجہ ہٹانے کے لیے ہے اور دوسری کمیٹیوں کے درمیان اختلاف کا نکتہ نہیں ہونا چاہیے جیسا کہ مجلس شوریٰ اس کو خیر اور حکومت اس کو شر کہہ رہی ہے! "ایرانی صدر حسن روحانی نے بدھ کے دن حکومتی اجلاس کے موقعے پر ایٹمی سائنسدان محسن فخری زادہ کے قتل کا جواب دینے اور امریکی پابندیوں کا مقابلہ کرنے کے قانون کی مخالفت کا اعلان کیا جس کو قدامت پسند ایرانی پارلیمنٹ نے منگل کے دن منظور کیا تھا۔ایرانی ٹی وی کے مطابق صدر روحانی نے پارلیمنٹ کی قراردادوں کو 'نقصان دہ' قرار دیا۔۔۔ان قراردادوں میں سے اہم ایرانی پارلیمنٹ کی جانب سے یورینیم کی افزودگی میں 20 فیصد تک اضافہ اور عالمی ایٹمی توانائی کے اضافی پروٹوکول پر عمل درآمد کو معطل کرنا ہے۔۔۔یاد رہے کہ ایران ایٹمی معاہدے سے قبل 20 فیصد یورینیم افزودہ کرتا تھا مگر معاہدے کے مطابق اس افزودگی کو کم کر کے 3.67 فیصد کرنے کا عہد کیا تھا"۔۔۔(العربی الجدید 2/12/2020)۔" ایرانی پارلیمنٹ کے اقدامات کی نگرانی کرنے والی آئینی کمیٹی نے یورینیم افزودگی میں اضافے کا

قانون منظور کیا پھر ایٹمی سائنسدان کے قتل کے بعد اس پر عمل کرنے کا اعلان کیا۔۔۔ مگر اس قانون کی وجہ سے حکمران اشرافیہ کے درمیان اختلاف پیدا ہوا اور حسن روحانی کی حکومت نے اس کی مخالفت کی" (رشیا ٹوڈے 2/12/2020)۔

چہارم: اس سب کا ہر گز یہ مطلب نہیں لینا چاہیے کہ ٹرمپ انتظامیہ نے ایران کے ساتھ اپنے رابطے منقطع کر دیے ہیں، بلکہ اس نے ایران کی توہین اور تذلیل میں اضافہ کیا ہے، وہ چاہتا ہے کہ ایران کھڑے، بیٹھے اور ٹ اس کی . کرے، یعنی مکمل طور پر امریکی مفادات اور امریکی انتظامیہ کی خواہش کے مطابق چکر کاٹتا رہے چاہے وہ مفادات اور خواہشات جیسے بھی بدلتے رہیں۔ اس سے قبل بھی قاسم سلیمانی کو قتل کیا گیا، اور ایران نے دھمکیاں دی، پھر نتیجہ ایران کی جانب سے عراق میں عین الاسد کے اڈے پر "حساب کتاب" سے "متفق علیہ" تھی (امریکہ کو بتا دیا گیا تھا کہ ایرانی عوام کے غصے کو ٹھنڈا کرنے کے لیے حملہ کر رہا ہے اور امریکا نے حملے سے قبل اپنے فوجی وہاں سے ہٹا دیے تھے) جس کے بعد دھمکی ختم ہوگئی! اگرچہ ایران کے بیرونی عناصر انتقام لینے کی قدرت رکھتے ہیں مگر ایران یہ قبول نہیں کر رہا۔ القدس العربی اخبار نے 24 نومبر 2020 کو برطانوی اخبار "میڈل ایسٹ آئی" کے حوالے سے خبر نشر کی کہ ایران عراق میں اپنی ملیشیا پر دباؤ ڈال کر ان کو امریکی مفادات کو نشانہ بنانے سے باز رکھا ہے، اخبار نے کہا" گزشتہ ہفتے گرین زون میں امریکی سفارت خانے پر میزائل داغے جانے کے 24 گھنٹے بعد القدس بریگیڈ کے سربراہ جنرل اسماعیل قانی بغداد پہنچ گئے اور عراقی ملیشیاؤں کو امریکی تنصیبات کو نشانہ بنانے سے باز رہنے کا حکم دیا"۔

پنجم: امریکی حمایت کے ساتھ یہودی ریاست کے حملے اور اس کے ساتھ بڑھنے والی کشیدگی کو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ:

1۔ صدر ٹرمپ کی جانب سے یہودی ریاست کے ساتھ قربت کے اقدامات، جیسا کہ امریکی سفارتخانے کی القدس منتقلی، یہود کی جانب سے شام کی گولان مقبوضہ پہاڑیوں کو ضم کرنے کے اعلان کو تسلیم کرنا اور ڈیل آف دہ سنچری اور اس میں شامل یہود کو خوش کرنے کے اقدامات، کے بعد ٹرمپ انتظامیہ اب اس نتیجے پر پہنچ گئی ہے کہ ایران کا ایٹمی پروگرام یہودی وجود کے لیے خطرہ ہے جس کو ختم کرنا یا روکنا ضروری ہے، اسی لیے ٹرمپ انتظامیہ اس حوالے سے سابقہ حکومتوں کی نسبت تیزی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔۔۔ اس طرف توجہ دلانا بھی مناسب ہے کہ سفید فام امریکیوں میں سے "کنزرویٹیو کرسچن"، جو کہ ریپبلیکن . حامی ہیں، یہودی وجود کے دفاع کی پالیسی کی حمایت کرتے بلکہ اس کو سیاست سے بالاتر "مذہبی" فکری معاملہ سمجھتے ہیں۔

2۔ امریکہ میں سیاسی تقسیم اور گرما گرمی کے بڑھنے کے بعد ٹرمپ انتظامیہ ایران کے ساتھ حالات کشیدہ کر کے مشرق وسطی میں افراتفری پھیلا کر نو منتخب ڈیموکریٹک صدر بائیڈن کے لیے مسائل پیدا کرنا چاہتی ہے تاکہ امریکہ میں صدارت کا منصب سنبھالنے کے بعد وہ تیل والے والے علاقوں میں موجود تنازعات میں بھرپور طریقے سے مداخلت کرے، اور یہ امریکی تیل، توانائی اور اسلحہ کمپنیوں کی اسٹریٹجک نقطہ نظر کے مطابق ہے جو امریکی پالیسیوں پر اپنے اثر کو بڑھا رہی ہیں۔۔۔

3۔ امریکی انتخابات کے نتیجے میں اگرچہ اب تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا لیکن امریکی تیل، توانائی اور اسلحے کی کمپنیوں، جو کہ ٹرمپ کے لیے انتخابی مہم چلا رہی تھیں، کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ:

۔ ایسا لگتا ہے کہ ان کمپنیوں کو امریکہ میں اندرونی طور پر ہارنے کا اندیشہ ہے اور وہ امریکہ کے دوبارہ ماحولیات کے لیے پیرس معاہدے میں شمولیت سے پریشان ہیں جس سے ان کو بڑا نقصان ہوگا۔۔۔ خصوصاً کورونا کے دوران تیل کی قیمتوں کے حوالے سے یہ کمپنیاں متاثر ہو سکتی ہیں اور نقصان کا یہ سلسلہ 2021 کے آواخر جاری رہنے کا امکان ہے۔۔۔ اس کے ساتھ نومنتخب صدر بائیڈن کی جانب سے ایران کے ساتھ ایٹمی معاہدے کو کسی نہ کسی طرح دوبارہ شروع کرنے کا بھی امکان ہے جس سے ان کمپنیوں پر اثر پڑے گا۔۔۔

۔ اس خوف کے ماحول میں یہ کمپنیاں ٹرمپ انتظامیہ کی بقیہ مدت سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہیں، خاص طور پر جب امریکی عدالتیں ٹرمپ کی جانب سے انتخابی نتائج میں دھاندلی کے الزامات کو مسترد کر رہی ہیں جس سے اس بات کے امکانات کم ہوتے جا رہے ہیں کہ ٹرمپ انتخابی نتائج کو مسترد کروا سکے، اسی وجہ سے یہ کمپنیاں ٹرمپ انتظامیہ کو خلیج میں افراتفری پر ابھار رہی ہیں اور یہ سب تیل کی قیمتیں بڑھانے اور اسلحہ . کرنے کے معاہدوں میں اضافہ کرنے کے لیے ہو رہا ہے۔

ششم : خلیج میں کشیدگی کا ماحول، اس بات کا باعث بن سکتا ہے کہ انتقامی کارروائی کا رخ یہودی وجود سے ہٹا کر دوسری جانب یعنی سعودی عرب اور امارات کی طرف موڑ دیا جائے، اور اس عمل کے لیے جواز پیدا کرنا آسان بھی ہے کہ ان ملکوں نے یہودی ریاست کے ساتھ پس پردہ یا کھلم کھلا تعلقات قائم کر لیے ہیں۔۔۔ ایران قتل کا بدلہ "منافقین" یعنی سعودی عرب، امارات اور بحرین سے لینے کی بات کر رہا ہے۔ یہودی کی جانب سے ذمہ داری کے اعتراف کے قریب اشاروں کے باوجود ایران آرام سے یہ کہہ سکتا ہے کہ سعودی عرب نے تہران کے قریب یہ حملہ کیا ہے، وہ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ سعودی عرب نے ہی ایران کے اندر "یہودی اقدام" کے لیے ساز باز کی اور یہ سب کچھ سعودی سے ممکن ہوا خاص کر جب یہودی وجود کے وزیر اعظم کے 23 نومبر 2020 کو سعودیہ کے خفیہ دورے اور بن سلمان سے ملاقات کی خبریں سائع ہوئی ہیں جس میں امریکی وزیر خارجہ پومپیو بھی موجود تھے۔ اس سب سے سعودیہ کو اس قتل میں ملوث کرنا آسان ہے۔۔۔ اسی طرح امارات کو جواب دینے کا بھی امکان ہے جیسا کہ الجزیرہ نے یکم دسمبر 2020 کو اپنی ویب سائٹ پر برطانوی "میڈل ایسٹ آئی" کے حوالے سے خبر نشر کی کہ ایران نے " فخری زادہ کے قتل کے جواب میں امارات پر براہ راست عسکری حملے کی دھمکی دی ہے۔ برطانوی ویب سائٹ نے نام لیے بغیر اماراتی ذرائع کے حوالے سے خبر دی کہ ایران نے ابوظبی کے ولی عہد محمد بن راشد سے براہ راست رابطہ کر کے فخری زاداہ کے قتل کے بدلے اس پر حملے کی دھمکی دی۔۔۔"۔ اسی طرح ایران کا جواب سعودی تیل تنصیبات پر حملوں کے لیے حوثیوں کو مزید میزائل اور ڈرون دینے کی شکل میں بھی ہو سکتا ہے، جبکہ یہ کام پہلے سے جاری ہے اور اس میں اضافہ مشکل نہیں۔۔۔ اگر ایران اس سمت متوجہ ہوا تو یہ اپنی قوم کے ساتھ دھوکہ دہی ہو گی جو قتل کے حقیقی محرک ملک کو جواب دینے کا مطالبہ کر رہی ہے نہ کہ اس کے مدار میں گردش کرنے والے ممالک کو جواب دینے کا!

ہفتم : مسلمان سائنسدان پے در پے قتل کیے جا رہے ہیں، خاص طور پر ایرانی ایٹمی سائنسدان، اور چونکہ جوابی اقدام نہیں کیا جا رہا اس لیے یہ عمل دہرایا جا رہا ہے! فلسطین کی زمین کو غصب کرنے والی بدنما ریاست یہ عمل کرتی رہی ہے اور کرتی رہے گی، ایران کے مسلمان سائنسدانوں کو قتل کرتی رہے گی! یہ کتنا اندوہناک امر ہے کہ مسلمانوں کی سرزمین پر حکمرانی کرنے والے عزت کے بدلے ذلت قبول کرتے رہتے ہیں۔۔۔ استعماری کافروں کے ایجنٹ یا ان کے مدار میں گردش کرنے والے بنتے رہتے ہیں۔۔۔ جو مسلمانوں پر ہونے والے ظلم پر خاموش رہتے ہیں، ان کی حرمتوں کی پامالی پر اعتراض بھی نہیں کرتے۔۔۔ خلافت کے خاتمے کے بعد مسلمانوں کا یہ حال ہوا۔ مسلمانوں کو ان احمق حکمرانوں کے ذریعے آزمائش کا سامنا ہوا جو ٹس سے مس نہیں ہوتے! مسلمانوں کی عزت خلافت کی واپسی سے ہی لوٹ آئے گی جب ایک خلیفہ ایک رومی کی جانب سے ایک عورت کی توہین پر خود فوج کی قیادت کرتے ہوئے اس کی مدد کو پہنچے گا اور اس کی سرزمین کو فتح کرے گا۔۔۔ یوں مسلمانوں کی عزت بحال ہو گی جب اپنے جواں مرد اٹھیں گے جن کے لیے دنیا کی لذتیں کوئی معنی نہیں رکھیں گی اور جو کچھ اللہ قوی اور عزیز کے پاس ہے وہ اس کے متمنی ہوں گے۔ ایسے جواں مرد اٹھیں گے اور ان حکمرانوں کو برطرف کریں گے، سب جابرانہ دور کا خاتمہ ہو گا۔ یہ جواں مرد اللہ کی توفیق سے ذلت کی حالت بدل دیں گے، وہی، اللہ سبحانہ و تعالیٰ، عزت اور سعادت کی حالت دوسری خلافت راشدہ کے قیام کے لیے اپنے مومن بندوں کی مدد کرنے والا ہے۔ یہی خلافت یہودی ریاست کے وجود کا خاتمہ کرے گی، امریکہ اور اسلامی سرزمین کی طرف ہاتھ بڑھانے والی باقی استعماری ریاستوں کے ہاتھ کاٹ دے گی، اور اسلامی سرزمین ان پر حرام بنائے گی، سب ہی مسجدوں کے میناروں سے بار بار اللہ کے اس فرمان کی صدا آئے گی:

﴿وَقُلْ جَاءَ الحَقُّ وَزَهَقَ البَاطِلُ إِنَّ البَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾

"کہہ دو کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل مٹنے والا ہی تھا" (الاسراء: 81)...

﴿وَيَقُولُونَ مَتَى هُوَ قُلْ عَسَى أَنْ يَكُونَ قَرِيبًا﴾

"کہتے ہیں یہ کب ہو گا کہہ دو کہ ممکن ہے کہ یہ قریب ہو" (الاسراء: 51)۔

22 ربیع الثانی 1442

7 دسمبر 2020